اعلیٰ حضرت

ایک پیرِ کامل

12-May-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

12 مئی، 2022ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

اعلیٰ حضرت ایک پیرِ کامِل

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿...ایک دروازہ پکڑو! اور مضبوطی سے پکڑو...!

✿...اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے پیرِ کامِل کی نگاہ میں

✿...اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نائبِ غوثِ اعظم ہیں

✿...اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ قُطبُ الاِرشاد ہیں

✿...اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اپنے مُریدوں کو نصیحتیں

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامِک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم: اپنی مجلسوں کو مجھ پر درودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو، بے شک تمہارا مجھ پر درود پڑھنا قیامت والے دن تمہارے لئے نور ہو گا۔[1]

تیری اِک اِک ادا پر اے پیارے | سَو درودیں فدا، ہزار سلام
وہ سلامت رہا قیامت میں | پڑھ لئے جس نے دِل سے چار سلام[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّیَّۃُ الْحَسَنَۃُ تُدْخِلُ صَاحِبَھَا الْجَنَّۃَ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کروا دیتی ہے۔[3] **اے عاشقانِ رسول!** اچھی اچھی نیتوں سے ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ خوب توجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے

---

1 ...جامع صغیر، صفحہ: 280، حدیث: 4580۔
2 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 170-171۔
3 ...مسند فردوس، جلد: 4، صفحہ: 305، حدیث: 6895۔

یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! 10 شوّالُ المکرَّم کو ہمارے آقا، ولیٔ کامِل، پیرِ طریقت، رَہبرِ شریعت، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یومِ وِلادت ہے۔

یقیناً اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بابرکت ذات دُنیائے اسلام کے لئے بہت بڑی نعمت ہے۔ جب کافِر اسلام کے خِلاف سازشیں کر رہے تھے، بدمذہبی عُرُوج پکڑ رہی تھی، بِدْعتیں عام ہو رہی تھیں، مَعَاذَ اللہ! قرآنی آیات کے مفہوم بدلنے کی ناپاک کوششیں کی جارہی تھیں، اسلامی تعلیمات کو بدلنے کی جسارت ہو رہی تھی، اس فتنوں کے وقت میں اللہ پاک نے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صُورت میں دُنیائے اسلام کو ایک عظیم نعمت سے نوازا، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مُجَدِّد بَن کر تشریف لائے اور الحمد للہ! آپ نے فتنوں کا سَر قلم کر دیا، کافِروں کی سازشوں کو ناکام بنایا، بدمذہبی کا زور توڑا، بدعقیدگی کا خاتمہ کیا، اَصْل اسلامی عقائد کی دُرُست تشریح فرمائی، اسلامی عقائد پر، اسلام کی اعلیٰ تعلیمات پر، قرآن کی عزّت و حُرمت پر، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی عزّت و نامُوس پر پہرا دیا، بدعتوں کو مٹایا، سنّتوں کو عام کیا، معاشرے کی اِصْلاح فرمائی، لوگوں کو عشقِ رسول کے جام بھر بھر کر پلائے اور الحمد للہ! فتنوں کو مٹا کر دِیْنِ اسلام کا پرچم بلند فرما دیا۔

تُو نے باطل کو مٹایا اے امام احمد رضا
دین کا ڈنکا بجایا اے امام احمد رضا

زورِ باطل کا، ضلالت کا تھا جس دم ہند میں
تُو مُجَدِّد بن کے آیا اے امام احمد رضا

حشر تک جاری رہے گا فیض مُرشد آپ کا
فیض کا دریا بہایا اے امام احمد رضا

ہے بدرگاہِ خدا عطّار عاجز کی دُعا | تجھ پہ ہو رحمت کا سایہ اے امام احمد رضا[1]

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ الحمد للہ! ہمہ جِہَت شخصیت ہیں یعنی آپ کی سیرتِ پاک کو جس پہلو سے بھی دیکھا جائے، بَس کمال ہی کمال نظر آتا ہے، جس طرح اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے مُفَسِّر ہیں، زبردست مُحَدِّث ہیں، بے مثال عالِم ہیں، باکمال مفتی ہیں، عابِد ہیں، زاہِد ہیں، اسی طرح اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایک **ولیٔ کامِل اور پیرِ کامِل** بھی ہیں۔ آج بھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے لاکھوں کروڑوں مرید دُنیا میں موجود ہیں اور جتنے عطاری ہیں وہ تو الحمد للہ! ہیں ہی رَضوی کہ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے سے ہی سلسلہ قادریہ میں بیعت کرتے ہیں۔ اور جو عاشقانِ رسول اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلے میں بیعت نہیں ہیں، وہ بھی عاشقِ اَعلیٰ حضرت تو یقیناً ہیں کیوں کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ عشقِ رسول کی، سُنِّیت کی پہچان ہیں۔

چونکہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہمارے پیر ہیں، ہر عاشِقِ رسول کے دِل کی دھڑکن ہیں۔ لہٰذا آج ہم **اعلیٰ حضرت ایک پیرِ کامِل** کے عنوان سے سیرتِ رَضا کے چند پہلو سننے کی سَعادت حاصِل کریں گے۔ اللہ پاک ہم سب کو مَسْلَکِ اعلیٰ حضرت پر ثابت قدمی نصیب فرمائے، عشقِ رضا پر، محبتِ اَوْلیا پر اور بالخصوص عشقِ مصطفےٰ پر استقامت عطا فرمائے۔

آمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم۔

مجھے تم مَسلکِ احمد رضا پر استقامت دو | بنوں خدمت گزارِ اہلِ سنّت یارسول اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...وسائل بخشش، صفحہ: 525۔

ایک دروازہ پکڑو! اور مضبوطی سے پکڑو...!

سَیِّد اَیُّوب علی صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ: یہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شاگرد بھی ہیں اور عموماً اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدمت میں حاضر بھی رہا کرتے تھے، سیرتِ اعلیٰ حضرت پر سب سے پہلے کام کرنے کی سَعَادت بھی سَیِّد اَیُّوب علی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ہی نصیب ہوئی۔

انہی (سید اَیُّوب علی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ) کا بیان ہے: ایک دِن میں اور میرے بھائی سَیِّد قناعت علی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دَرِ دولت پر حاضِر تھے اور کسی علمی کام میں مَصرُوف تھے، صبح کے 9 یا 10 بجے کا وقت تھا، ایک نوجوان آیا اور سلام کر کے ایک طرف خاموش بیٹھ گیا۔ ہم نے پوچھا: کہاں سے آئے ہیں؟ بولا: مِیرٹھ کا رہنے والا ہوں۔ ہم نے پوچھا: کیسے تکلیف فرمائی (یعنی کِس کام سے آنا ہوا)؟ اس سُوال پر وہ نوجوان بے اختیار رونے لگا۔ ہم نے بار بار پوچھا مگر اُس نے کوئی جواب نہ دِیا۔ آخر بہت اِصرار کے بعد کہا: میں حُضُور اعلیٰ حضرت (رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ) کا مُرِید ہوں۔ اس سال مجھے خواجہ غریب نواز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے عُرسِ پاک میں حاضِری کی سَعَادت ملی، وہاں میں نے ایک شخص کو دیکھا جو بظاہِر کوئی بزرگ ہستی نظر آ رہا تھا، میں نے اُس کے پاؤں چومے، اور آداب بجالایا۔

وہاں موجود کچھ لوگوں نے مجھے کہا: تم ان کے مرید ہو جاؤ! میں نے کہا: میں تو پہلے ہی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مرید ہوں۔ اس پر لوگوں نے کہا: **وہاں تم شریعت میں بیعت ہو، یہاں طریقت میں بیعت ہو جاؤ۔** بَس لوگوں کی اس طرح کی باتیں سُن کر میں اُن صاحِب کا مرید ہو گیا۔ مُرِید ہونے کے بعد میں اپنی قیام گاہ پر آیا، کچھ دیر آرام کے لئے لیٹا اور سَو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ خواب میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تشریف لائے، چہرۂ اَنْور پر جلال

واضح تھا، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے فرمایا: **لا ہمارا شجرہ واپس کر دے۔** اتنا ہی فرمایا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔ بَس اسی دِن سے میری طبیعت کسی کام میں نہیں لگتی، سکول پڑھا کرتا تھا، وہ بھی چھوڑ دیا، ہر وقت یہی دِل کرتا ہے کہ بس دھاڑیں مار مار کر روتا رہوں۔

سَیِّد اَیُّوب علی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: نوجوان کی باتیں سُن کر ہم نے اسے تسلی دِی اور کہا: آپ گھبرائیں نہیں، ظہر کے وقت اعلیٰ حضرت (رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ) تشریف لائیں گے، نماز کے بعد عرض کر دیجئے گا کہ میں تجدیدِ بیعت کے لئے حاضِر ہوا ہوں۔ ہماری بات سُن کر اس نوجوان کو کچھ سکون ہو گیا۔ ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ اعلیٰ حضرت (رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ) **خِلافِ معمول** اپنے کمرے سے باہَر تشریف لائے اور اُس نوجوان سے فرمایا: آپ کیسے آئے؟ اعلیٰ حضرت (رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ) کے یہ الفاظ سُن کر ہمیں تعجب ہوا، کیونکہ عادتِ کریمہ یہ تھی کہ جب بھی کوئی آتا تو اس سے پوچھتے: آپ نے کیسے تکلیف فرمائی؟ (یعنی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کا عادت سے ہٹ کر اُس نوجوان سے یُوں پوچھنا کہ آپ کیسے آئے؟ یہ الفاظ ہی بتا رہے تھے کہ آپ اُس نوجوان سے سخت ناراض ہیں)۔

خیر! اُس نوجوان پر غم کا غلبہ تھا، اُس نے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کے اس سُوال پر رونا شروع کر دیا اور کوئی جواب نہ دے پایا۔ تھوڑی دیر بعد اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے فرمایا: رونے سے کوئی نتیجہ نہیں، مطلب کہئے! یہ فرمان سُن کر اُس نوجوان نے سارا واقعہ بیان کیا۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے اُس کی تمام رُوداد سُن کر فرمایا: میرے پاس کس لئے آئے ہیں؟ وہ نوجوان پھر رونے لگا، غم کے غلبے کی وجہ سے اُسے اتنی ہمت ہی نہ ہوئی کہ تجدیدِ بیعت کے لئے عرض کر سکتا۔ خیر! اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے فرمایا: آپ قیام کریں، مجھے

کام کرنا ہے۔ یہ کہہ کر آپ واپس تشریف لے گئے۔

سید اَیُّوب علی رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ فرماتے ہیں: ہم نے پھر اس نوجوان کو تسلی دی اور کہا: آپ ڈریں نہیں، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ نمازِ ظہر کے لئے تشریف لائیں گے، اس وقت تجدیدِ بیعت کے لئے عرض کر دینا۔ مختصر یہ کہ ظہر کے وقت جب اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ تشریف لائے تو نماز کے بعد اُس نوجوان نے ہمت کر کے تجدیدِ بیعت کے لئے عرض کر دیا۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ نے فرمایا: جب آپ وہاں بیعت ہو چکے ہیں، پھر مجھ سے کیوں کہہ رہے ہو؟ نوجوان نے عرض کیا: حُضُور! مجھ سے قصور ہوا، لوگوں کے بہکاوے میں آ گیا تھا، اپنے قصور کی معافی چاہتا ہوں۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ نے فرمایا: خوب غور کر لو! سوچ لو! سمجھ لو! مجھے مرید کرنے کا شوق نہیں مگر یہ کہ لوگ صِراطِ مستقیم پر قائم رہیں (یعنی میں صِرْف اس لئے لوگوں کو مرید کرتا ہوں کہ لوگ سیدھے راستے پر رہیں، اس کے لئے عِلاوہ مرید کرنے میں مجھے کوئی لالچ نہیں ہے، مزید فرمایا:) یہ ٹھیک نہیں کہ آج اِس دروازے پر کھڑے ہیں، کل اُس دروازے پر۔ **یَک دَرْ گِیر مُحْکَم گِیر** (یعنی ایک دروازہ پکڑو! اور مضبوطی سے پکڑو...!)۔ اس پر نوجوان نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا: حُضُور! ایسا ہی ہو گا، خُدا کے لئے اب میرا قُصُور مُعَاف فرما دیجئے۔ اس پر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ نے اس نوجوان کو دوبارہ بیعت فرمایا اور وہ نوجوان خوش خوش اپنے گھر چلا گیا۔[1]

میں گرفتارِ بلائے دوجہاں	ہر بلا سے کر رِہا احمد رضا!
تُم ہی مُرشد، تم دوائے رنج و غم	مجھ پہ بھی چشمِ عطا احمد رضا!

---

1 ...حیاتِ اعلیٰ حضرت، جلد:3، صفحہ:195 بتغیر۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ بہت ساری مَصرُوفیات کے باوُجود اپنے مُریدوں پر کیسی نگاہ رکھتے تھے۔وہ شخص جس کے ہاتھ پر اُس نوجوان نے بیعت کی، شاید یہ کوئی اچھا آدمی نہیں تھا، تبھی تو اس کے آس پاس کے لوگوں نے یہ کہا: **وہاں تم شریعت میں بیعت ہو، یہاں طریقت میں بیعت ہو جاؤ۔**

یہ بہت بڑی گمراہی ہے۔اب بھی بعض لوگ طریقت کو شریعت سے جُدا سمجھتے ہیں، حالانکہ شریعت اور طریقت 2 جُدا چیزیں نہیں ہیں، طریقت شریعت ہی کا حِصّہ ہے۔ پیرانِ طریقت جو واقعی سچے اور کامِل پیر ہوتے ہیں وہ تو خُود بھی کَثْرت سے عبادت کرتے ہیں اور اپنے مُرِیدوں کو بھی خُوب عبادت وریاضت حتّٰی کہ نفل نمازوں اور روزوں کی بھی تلقین فرماتے ہیں جبکہ یہ نادان جو شریعت و طریقت میں فرق کرتے ہیں، یہ فرض نمازیں بھی پُوری نہیں پڑھتے، شرعِی احکام کو ضروری نہیں سمجھتے بلکہ بعض تو مَعَاذَ اللہ! شریعت کا مذاق بھی اُڑاتے ہیں، اس لئے ایسے کو پیر بنانا ہر گز ہر گز دُرُست نہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے اپنے مُرِید پر نَظَرِ کرامت فرمائی، آپ کا مُرِید اجمیر شریف میں تھا، اس نے وہاں غلطی کی، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کو بریلی میں رہتے ہوئے بطورِ کرامت اس کی خبر بھی ہوگئی اور آپ نے فوراً ہی خواب میں تشریف لا کر ناراضی کا اِظْہار فرما کر اپنے مُرِید کی اِصلاح کا سامان بھی کر دیا۔

میں گرفتارِ بلائے دوجہاں ہر بلا سے کر رِہا احمد رضا!
تُم ہی مُرشِد، تم دوائے رنج و غم مجھ پہ بھی چشمِ عطا احمد رضا!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیر بنانے کا ایک بڑا فائدہ

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پیر بنانا بہت فائدے کی بات ہے، اس کا ایک بہت بڑا فائدہ تو یہی ہے کہ جس کا پیر کامِل ہو، وہ اپنے مُرید کو کبھی بھٹکنے نہیں دیتا۔ دیکھئے! اُس نوجوان نے پیرِ کامِل اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سُنّت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاتھ میں ہاتھ دِیا تھا، لہٰذا وہ گمراہی سے اور گمراہوں کے ہتھے چڑھنے سے بچ گیا۔

آج کل فتنوں کا دَور ہے، ہمیں بھی چاہئے کہ باشرع، جامِع شرائط پیرِ کامِل کے ہاتھ میں ہاتھ دے لیں، اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! گمراہی سے بھی بچ جائیں گے اور ایمان کی حفاظت کا بھی سامان ہو جائے گا۔

حشر تک جاری رہے گا فیض مُرشد آپ کا ‖ فیض کا دریا بہایا اے امام احمد رضا
اے امامِ اہلِ سنّت نائِبِ شاہِ اُمم ‖ کیجئے ہم پر بھی سایہ اے امام احمد رضا[1]

بیعت بہت پیاری سُنّت ہے

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بیعت بے شک سُنّتِ محبوبہ (یعنی بہت پیاری سُنّت) ہے۔[2]

ہمارے آقا و مولیٰ، محمد مصطفےٰ، دوجہاں کے داتا، امامُ الانبیا صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بہت مرتبہ بیعت لی اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک ہاتھ میں ہاتھ

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:525 ملتقطاً۔
2 ...فتاویٰ رضویہ، جلد:26، صفحہ:586۔

رکھ کر بیعت کی۔ ان میں سے ایک بیعت کا ذِکر کرتے ہوئے اللہ رَبُّ العالمین قرآنِ مجید میں فرماتا ہے:

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (پارہ:26،سورۂ فتح:18)	ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے۔

جس کا کوئی پیر نہیں، اس کا پیر شیطان ہے

فتاویٰ رضویہ، جلد:26، صفحہ:575 پر ہے (جس کا خُلاصہ کچھ یُوں ہے): ایک حدیث روایت کی جاتی ہے: مَنْ لَا شَیْخَ لَهٗ فَشَیْخُهُ الشَّیْطٰن جس کا کوئی پیر نہیں، شیطان اس کا پیر ہے۔ اس روایت کے پُورے پُورے مِصدَاق وہ لوگ ہیں جو مشائخ کرام کو مانتے ہی نہیں ہیں۔[1]

نیک پرہیز گار بھی پیر بنائیں

پیارے اسلامی بھائیو! بعض لوگوں کو وَسْوَسہ آتا ہے کہ مجھے پیر بنانے کی ضرورت نہیں ہے، میں نمازیں بھی پڑھتا ہوں، روزے بھی رکھتا ہوں، نفلی عبادات بھی کرتا ہوں، باطنی گُناہوں سے بھی بچتا ہوں وغیرہ وغیرہ، اس طرح کی باتیں سوچ کر بعض لوگ پیر بنانے سے مَحْرُوم رہتے ہیں۔

ایسوں کی خِدمت میں عرض ہے کہ اَوّل تو اپنے آپ کو اچھا سمجھنے والی سوچ ہی اچھی نہیں ہے، اس میں خود پسندی کی بُو ہے، دوسرے نمبر پر یہ یاد رکھئے! کہ کوئی کتنا ہی پہنچا ہوا ہو، وہ بھی پیرِ کامِل کی تلاش کرے، پیر بنائے، سچّی نسبت حاصِل کرے کیونکہ سچّی نسبت

1 ...فتاوی رضویہ، جلد:26، صفحہ:575 خلاصۃً۔

کے بغیر معرفت کے درجات طے ہو پانا بہت دُشوار بلکہ ناممکن ہے۔ دیکھئے! اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں متقی لوگوں کو وسیلہ اختیار کرنے کا حکم دیا، ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ (پارہ:6، سورۂ مائدہ:35)	ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

مشہور مفسّرِ قرآن، حکیم الاُمّت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ علیہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: اس آیت میں تقویٰ کے بعد وسیلے کی تلاش کا حکم دے کر بتایا گیا کہ **کوئی متقی تقویٰ کے کسی بھی درجے پر پہنچ کر وسیلے سے بے نیاز نہیں ہو سکتا، لہٰذا کوئی متقی مسلمان یہ نہ سمجھے کہ میں تو متقی ہو گیا اب مجھے اللہ پاک تک پہنچنے کے لئے کسی وسیلے کی ضرورت نہیں**، جیسے ہر مومن اَعمال و تقویٰ کا حاجت مند ہے یونہی ہر متقی وسیلہ کا محتاج ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیرِ کامل کی 4 شرائط

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت، امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بیعت کے لئے لازِم ہے کہ پِیر 4 شرطوں کا جامِع ہو؛ (1): صحیح العقیدہ سُنّی ہو (2): اتنا عِلْم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے نِکال سکے (3): فاسِقِ مُعْلِن (یعنی اِعلانیہ گُناہ کرنے والا) نہ ہو (4): اس کا سلسلۂ بیعت نبی کریم، رءوف رحیم صلی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم تک مُتَّصِل (یعنی ملا ہوا) ہو۔ جہاں ان شرطوں میں سے کوئی شرط کم ہے، بیعت جائز نہیں۔[2]

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:6، سورۂ مائدہ، تحت الآیۃ:35، جلد:6، صفحہ:394 و 402 خلاصۃً۔
2 ... فتاویٰ رضویہ، جلد:26، صفحہ:568۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ اپنے پِیرِ کامِل کی نگاہ میں

1294 ہجری کا واقعہ ہے، اس وقت اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی عمر مبارک 22 سال تھی، ایک روز سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کچھ سوچ کر رونے لگے اور روتے روتے ہی سَو گئے، خواب میں دیکھا کہ آپ کے دادا جان حضرت مولانا مفتی رضا علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ تشریف لائے اور ایک صندوقچی دے کر فرمایا: عنقریب وہ شخص آنے والا ہے جو تمہارے دَرْدِ دِل کی دَوا کرے گا۔

اگلے ہی دِن حضرت مولانا شاہ عبد القادِر بدایونی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ تشریف لائے اور اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کو ساتھ لے کر مارہَرہ چلے گئے، مارہَرہ شریف کے اسٹیشن پر پہنچتے ہی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے فرمایا: **شیخِ کامِل کی خوشبو آرہی ہے۔**(1)

سُبْحٰنَ اللہ! مُرِیدِ کامِل کی کیفیت دیکھئے! ابھی مُرِید ہوئے نہیں ہیں، پیرِ کامِل کی خوشبو پہلے ہی سے آرہی ہے۔ اسٹیشن ہی پر ایک سرائے میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے غسل فرمایا، نئے کپڑے پہنے، پھر خانقاہِ برکاتیہ میں حاضِر ہوگئے۔

جب خانقاہِ برکاتیہ کے شیخِ کامِل، تاجدارِ مارہرہ، امام الاولیا حضرت مولانا شاہ آلِ رسول مارہروی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی خِدمتِ بابرکت میں پہنچے تو شاہ آلِ رسول رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے دیکھتے ہی فرمایا: **آیئے! ہم تو کئی روز سے انتظار کررہے ہیں۔**(2)

---

1 ...فیضان اعلیٰ حضرت، صفحہ: 315۔
2 ...فیضان اعلیٰ حضرت، صفحہ: 316۔

اللہُ اَکْبَر! اے عاشقانِ رسول! غور فرمایئے! مُرِیدِ کامِل کو اسٹیشن ہی سے پیرِ کامِل کی خوشبو محسوس ہورہی ہے اور پیرِ کامِل ہیں کہ کئی روز سے انتظار فرمارہے ہیں۔ خیر! شاہ آلِ رسول رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بیعت کیا اور اسی وقت سلسلہ عالیہ قادریہ، سلسلہ چشتیہ، سلسلہ سہروردیہ، سلسلہ نقشبندیہ غرض تمام سلسلوں کی اجازت و خِلافت عطا فرمادی۔ اس کے ساتھ ساتھ جو تبرکات بزرگوں سے چلتے آرہے تھے، وہ بھی سب عطا فرمائے، ایک صندوقچی بھی عطا کی جسے **وظیفہ کی صندوقچی** کہتے تھے۔

اب یہاں غور فرمایئے! اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ابھی پیرِ کامِل کی بارگاہ میں حاضِر ہوئے تھے، ابھی بیعت کی ہی ہے کہ پیرِ کامِل نے آپ پر ایسی عنایات فرمائیں۔ پہلی ہی ملاقات میں شاہ آلِ رسول رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اتنی عنایات دیکھ کر سارے مُرِیدین حیران تھے، اس وقت شاہ آلِ رسول رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے جانشین اور پوتے سَیِّد ابوالحسین احمد نُوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی موجود تھے، انہوں نے دادا جان کی خِدمت میں عرض کیا: حُضُور! آپ کے یہاں خِلافت و اجازت اتنی عام نہیں ہے، آپ سالہا سال ریاضت کرواتے ہیں، رفتہ رفتہ منزلیں طے کرواتے ہیں، پھر کہیں جاکر کسی کو اس قابِل پاتے ہیں، پھر بھی صِرف 1 یا 2 سلسلوں کی اجازت و خِلافت عنایت فرماتے ہیں آخر اس 22 سالہ نوجوان (یعنی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ) پر پہلی ملاقات ہی میں ایسی عنایات کیوں فرمائیں؟

اپنے پوتے کا یہ سُوال سُن کر شاہ آلِ رسول رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور فرمایا: اے لوگو! تم احمد رضا کو کیا جانو...! پھر فرمایا: میں فِکْر مند تھا کہ اگر اللہ پاک نے روزِ قیامت فرمایا: اے آلِ رسول! تُو دُنیا سے ہمارے لئے کیا لایا ہے؟ تو میں کیا جواب دُوں

گا۔ الحمدللہ! آج وہ فِکْر دُور ہوگئی۔ اب اگر اللہ پاک نے مجھ سے پوچھا کہ آل رسول! دُنیا سے کیالائے ہو تو میں مولانا احمد رضا کو پیش کر دوں گا۔

روزِ محشر اگر مجھ سے پوچھے خُدا | بول آلِ رسول تُو لایا ہے کیا
عرض کر دوں گا لایا ہوں احمد رضا | یاخُدا یہ امانت سلامت رہے

مسلکِ اعلیٰ حضرت سلامت رہے

شاہ آلِ رسول رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ نے مزید فرمایا: (لوگو! سُنو...!) باقی حضرات زَنگ آلود دِل لے کر آتے ہیں، ان کو تیار کرنا پڑتا ہے، احمد رضا صاف شفّاف دِل لے کر بالکل تیار آئے ہیں، ان کو تو صِرْف نسبت کی ضرورت تھی۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ ہیں پیرِ کامِل کے مَنْظُورِ نظر، مُرِیدِ کامِل ہمارے آقا، اعلیٰ حضرت امام اہلسنت، شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ۔ ذرا غور فرمایئے! اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کی عمر مبارک اس وقت کیا تھی؟ **22 سال**۔ اس عمر میں بھی اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کیسے پاک صاف، عِبَادت گزار، نیک دِل، نیک سیرت، شریعت کے زبردست پیروکار تھے، کہ آپ کے پیرِ کامِل نے فرمایا: **احمد رضا پاک صاف دِل لے کر آئے، انہیں صِرْف نسبت کی ضرورت تھی۔**

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کے صدقے ہمیں دِل کی پاکیزگی عطا فرمائے۔ کاش! ہم بھی اپنے پیر صاحب کے مَنْظُورِ نَظر بننے کے لائق ہو جائیں۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ... تجلیات امام احمد رضا، صفحہ:37۔

اعلیٰ حضرت نائِبِ غوثِ اعظم ہیں

علی پُور سیداں (پنجاب، پاکستان) کے مشہور بزرگ ہیں: حضرت مولانا پیر جماعت علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ۔ آپ سَیِّد زادے ہیں اور غوثِ پاک کی اَوْلاد میں سے ہیں۔ پیر جماعت علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے خواب میں شہنشاہِ بغداد سرکار غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زیارت کا شَرَف حاصِل ہوا، حُضُور غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **ہند میں میرے نائب مولانا احمد رضا خان ہیں۔**(1)

اسی طرح شَیرِ رَبّانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بھی خواب میں شہنشاہِ بغداد، سرکار غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زیارت نصیب ہوئی، میاں صاحب فرماتے ہیں: میں نے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: حُضُور! اس وقت دُنیا میں آپ کا نائب کون ہے؟ سرکارِ غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **بریلی میں مولانا احمد رضا خان۔**(2)

پیارے اسلامی بھائیو! **اعلیٰ حضرت** رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ **غوثِ پاک کے نائِب ہیں** یہ بات کوئی ڈھکی چُھپی نہیں تھی بلکہ اُس وقت کے مشائِخ عُظّام اور پیرانِ طریقت سب جانتے تھے کہ **اعلیٰ حضرت نائِبِ غوثِ اعظم** ہیں، اسی لئے وہ لوگوں کو بریلی کا رستہ دکھاتے یعنی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مرید ہونے کی ترغیب دلایا کرتے تھے۔

تمہارا حِصَّہ بریلی میں ہے

سیِّد اَیُّوب علی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: محلہ گڑھی میں ایک شخص رہتا تھا، لوگ اسے

---

1 ...فیضان اعلیٰ حضرت، صفحہ: 323۔
2 ...فیضان اعلیٰ حضرت، صفحہ: 323۔

انجینئر صاحب کہا کرتے تھے۔ ایک بار یہ شہر سے باہَر کہیں سَفَر پر گئے، وہاں لوگوں نے بتایا کہ یہاں ایک پہاڑ کی چوٹی پر ایک نیک بزرگ رہتے ہیں مگر وہ کسی کو اپنے پاس نہیں آنے دیتے، اگر کوئی پہاڑ پر چڑھنے کی کوشش کرے تو اُوپَر سے پتھر گِرنے لگتے ہیں، یُوں پہاڑ پر چڑھنے کی کوشش کرنے والا واپس پلٹ جاتا ہے۔ انجینئر صاحب نے جب یہ سُنا تو پکّا ارادہ کر لیا کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے، میں اُن بزرگ کی زیارت کے لئے ضرور جاؤں گا۔ چنانچہ انجینئر صاحب پہاڑ کی جانِب چل دیئے، جب انہوں نے پہاڑ پر چڑھنا شروع کیا تو واقعی پتھر لڑھکتے ہوئے آنے لگے، انجینئر صاحب بھی ارادے کے پکے تھے، انہوں نے ان پتھروں کی کوئی پرواہ نہ کی اور نظر جھکائے پہاڑ پر چڑھتے چلے گئے، انجینئر صاحب ہی کا بیان ہے: میں جُوں جُوں قدم بڑھاتا جارہا تھا، پتھروں کی کھڑ کھڑاہٹ بڑھ رہی تھی، ایسا بھی ہوا کہ کچھ پتھر بالکل میرے قریب سے نکل گئے مگر میں نے ہمّت نہ ہاری اور پہاڑ پر چڑھتا گیا۔ آخر جب پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا تو دیکھا کہ ایک نیک بزرگ گردن جھکائے بیٹھے ہیں، خاموشی سے میں ان کے قریب کھڑا ہو گیا، کافی دیر بعد اُنہوں نے نظر اُٹھا کر میری طرف دیکھا، میں نے سلام عرض کیا، انہوں نے سلام کا جواب دیا اور ساتھ ہی فرمایا: بابا! میرے پاس کیوں آیا ہے؟ **تیرا حِصّہ تو مولانا احمد رضا خان صاحب کے پاس بریلی میں ہے۔**

انجینئر صاحب نے یہ سُنا تو فوراً سلام کر کے واپس آ گئے اور بریلی میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی خِدمت میں پہنچ کر اعلیٰ حضرت کے مرید ہو گئے۔[1]

اللہ اللہ نو بہار عظمتِ احمد رضا	غنچہ غنچہ ہے زبانِ مدحتِ احمد رضا
سایۂ قصرِ دَنٰی میں منزلت پایا ہوا	کتنا اونچا ہے مقامِ عزتِ احمد رضا

---

1 ...فیضان اعلیٰ حضرت، صفحہ: 342۔

جو اُن کا نہیں، وہ میرا نہیں

شاہ جی محمد شیر میاں رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ پیلی بھیت کے بہت مشہور بزرگ تھے، اپنے وقت کے ولیٔ کامل اور پیرِ طریقت تھے، آپ بھی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بہت محبت فرمایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ شاہ مِیر خان صاحب مُرِید ہونے کے لئے شاہ جی محمد شیر میاں رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدمت میں حاضِر ہوئے اور عرض کیا: مجھے اپنا مرید بنالیجئے! اس پر شاہ جی محمد شیر میاں رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے چند منٹ کے لئے اپنی آنکھیں بند کرلیں، پھر فرمایا: تمہارا حِصَّہ میرے ہاں نہیں، بریلی جاؤ! بڑے مولوی صاحب اعلیٰ حضرت کے یہاں تمہارا حِصّہ ہے، ان سے مرید ہو جاؤ!

مزید فرمایا: **جو اُن کا مرید، وہ میرا مرید، جو میرا مُرید، وہ اُن کا مرید، جو اُن کا نہیں، وہ میرا نہیں۔**(1)

اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ قُطْبُ الْاِرْشاد

پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ پیرانِ پیر، پیر دستگیر حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نائِب ہیں اور آپ کا ایک لقب ہے: **قُطْبُ الْاِرْشاد**۔ قُطب: وِلایت کا ایک درجہ ہے، وہ ولیٔ کامِل جو طریقت کے تمام مقامات کا جامِع ہو اسے قُطب کہا جاتا ہے، قطب اپنے زمانے کے تمام اَوْلیا میں انفرادی شان والا ہوتا ہے، اسے غوث بھی کہتے ہیں اور یہ اپنے زمانے کے اَوْلیا کا سردار ہوتا ہے۔ اِرْشَاد کا معنیٰ ہے: نیکی کی دعوت دینا، بُرائی سے منع کرنا، لوگوں کے عقائد کی اِصْلاح کرنا، اَعْمَال کی اِصْلاح

---

1 ... تجلیات امام احمد رضا، صفحہ: 67 تا 68 بتغیر قلیل۔

کرنا، مُعَاشَرے میں پائی جانے والی بُرائیوں کو سُدھارنا، یہ سب کچھ اِرْشَاد کے ضمن میں آتا ہے۔ اب قطب الارشاد کا معنیٰ بنے گا: اپنے زمانے کے سب سے بڑے مُصلِحِ اُمَّت (اُمَّت کی اِصلاح کرنے والے)، اپنے زمانے کے اَوْلیا کے سردار۔[1]

معلوم ہوا ہمارے آقا، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ قُطْبُ الْاِرْشَاد ہیں یعنی آپ نیکی کی دعوت عام فرمانے والے، مُعَاشرے کی اِصْلاح فرمانے والے، بُرائیوں کو سُدھارنے والے، اپنے مُرِیدوں کو بلند درجات تک پہنچانے والے اور اپنے زمانے کے تمام اولیا کے سردار ہیں۔

ان کے پیچھے چلتا جا! سب تیرے پیچھے چلیں گے

ایک مرتبہ سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ مہائم شریف (ہند) کے ایک مجذوب سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے، حضرت عبد السلام جبل پُوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ بھی ساتھ تھے۔ مفتی بُرہانُ الحق رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: جب ہم ان کے ہاں پہنچے تو مجذوب رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ سر پر عمامہ شریف سجائے، تخت پر بیٹھے دلائل الخیرات شریف پڑھ رہے تھے۔

انہوں نے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی خوب مہمان نوازی کی، جب واپسی آنے لگے تو میں نے اُن مَجْذوب رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کے قدم مبارک پکڑ کر عرض کیا: میرے لئے دُعائے خیر کر دیجئے! اُن مَجْذوب رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے میری پیٹھ پر ہاتھ رکھا اور سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: **اِن کے پیچھے چلتا جا! سب تیرے پیچھے چلیں گے۔**[2]

---

1 ...فتوحات، جلد:3، صفحہ:297۔
2 ...فیضانِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:340۔

اللہُ اَکْبَر! اے عاشقانِ رسول! غور فرمائیے! وقت کے بڑے بڑے مشائخ، بڑے بڑے پیر، اولیاءُ اللہ، اللہ پاک کے نیک بندے ہمارے آقا، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی کیسی عزّت کرتے تھے، ان سب کا گویا ایک ہی مؤقف تھا، وہ یہ کہ اس دور کے اَوْلِیائے کامِلین کے سردار بریلی کے تاجدار، اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ ہی ہیں۔

یہ سب اولیائے کرام اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو جانے، آپ کے مریدوں میں شامل ہونے اور آپ کے پیچھے پیچھے چلتے جانے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ اللہ پاک ہمیں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی سچّی پکّی غلامی نصیب فرمائے۔ یقیناً اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ پیرِ کامل ہیں، اللہ پاک ہمیں مریدِ کامل بننے کی توفیق نصیب کرے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

میں گرفتارِ بلائے دوجہاں | ہر بلا سے کر رِہا احمد رضا!
تُم ہی مُرشِد، تم دوائے رنج و غم | مجھ پہ بھی چشمِ عطا احمد رضا!

اعلیٰ حضرت کی اپنے مُریدوں کے لئے نصیحتیں

پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ پیرِ کامل ہیں، آپ اپنے مریدوں کو گمراہی اور بے عملی سے بچایا کرتے اور اپنے مریدوں کی ظاہِری و باطنی اِصلاح کے لئے بھرپور کوشش فرمایا کرتے تھے۔

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ وقتاً فوقتاً اپنے مُریدوں کی اصلاح کے لئے جو نصیحتیں ارشاد فرماتے تھے، آیئے! اُن میں سے چند نصیحتیں سُنتے اور نیت کرتے ہیں کہ پیرِ کامِل اعلیٰ

حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ہر نصیحت پر دِل و جان سے عَمَل کریں گے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم!

(1):مذہبِ اہلِ سُنّت پر قائم رہیں

اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے مُریدوں کو فرماتے ہیں: مذہبِ اہلسنت وجماعت پر قائم رہیں، جتنے بدمذہب ہیں، ان سب سے جُدا رہیں، ان سب کو اپنا دُشمن جانیں، ان کی بات نہ سنیں، ان کے پاس نہ بیٹھیں، ان کی کوئی تحریر نہ دیکھیں کہ شیطان کو معاذَ اللہ دِل میں وسوسہ ڈالتے کچھ دیر نہیں لگتی۔

آدمی کو جہاں مال یا عزّت و آبرو کا اندیشہ ہو، وہاں ہر گز نہ جائے گا، دین و ایمان سب سے زیادہ عزیز ہیں، ان کی حفاظت کے لئے حد سے زیادہ کوشش فرض ہے، مال اور دُنیا کی عزّت، دُنیا کی زندگی، دُنیا ہی تک ہے، دین و ایمان سے ہمیشگی کے گھر (یعنی آخرت) میں کام پڑتا ہے، لہٰذا دین و ایمان کی فِکر سب سے زیادہ لازِم ہے۔

(2):نمازِ پنجگانہ کی پابندی کیجئے!

سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: نمازِ پنجگانہ کی پابندی نہایت ضروری ہے، مَردوں کو مسجد و جماعت کا التزام (یعنی پابندی کے ساتھ مسجد میں باجماعت نماز پڑھنا) بھی واجب ہے، بے نمازی مسلمان گویا تصویر کا آدمی ہے کہ ظاہِر صُورت انسان کی مگر انسان کا کام کچھ نہیں، بے نمازی وہی نہیں جو کبھی نہ پڑھے، بلکہ جو ایک وقت کی بھی قصداً (جان بوجھ کر) چھوڑ دے، وہ بھی بے نمازی ہے۔

(3):قضا نمازیں ادا کیجئے!

جتنی نمازیں قضا ہوگئی ہوں، سب کا ایسا حساب لگائیں کہ تخمینے میں باقی نہ رہ جائیں،

زیادہ ہو جائیں تو حرج نہیں، اور وہ سب (قضا نمازیں) بقدرِ طاقت رفتہ رفتہ نہایت جلد ادا کریں، کاہلی و سستی نہ کریں کہ موت کا وقت معلوم نہیں۔

(4): قضا روزے رکھ لیجئے!

پیرِ کامِل اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے مُریدوں کو نصیحت کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں: جتنے روزے کبھی قضا ہوئے ہوں، دوسرا رمضان آنے سے پہلے پُورے کر لئے جائیں کہ حدیث شریف میں ہے: جب تک پچھلے رمضان کے روزوں کی قضا نہ کر لی جائے، اگلے قبول نہیں ہوتے۔(1)

(5): زکوٰۃ ادا کیجئے!

جو صاحبِ مال ہیں (اور زکوٰۃ فرض ہونے کی دیگر شرائط بھی پائی جاتی ہیں تو وہ) زکوٰۃ بھی دیں، جتنے سالوں کی نہ دی ہو، فوراً حساب کر کے ادا کریں، ہر سال کی زکوٰۃ سال تمام (یعنی مکمل) ہونے سے پہلے دے دیا کریں، سال تمام ہونے کے بعد دیر لگانا گُناہ ہے، لہٰذا شروع سال سے رفتہ رفتہ دیتے رہیں، سال مکمل ہونے پر حساب کریں، اگر پُوری ادا ہو گئی بہتر، ورنہ جتنی باقی ہو، فوراً دے دیں اور اگر کچھ زیادہ نکل گیا ہے (یعنی جتنی زکوٰۃ بنتی تھی، اس سے زیادہ رقم راہِ خُدا میں بہ نیتِ زکوٰۃ دے چکے ہیں، اتنی رقم) آیندہ سال میں کم کر لیں۔ اللہ پاک کسی کا نیک کام ضائع نہیں کرتا۔

(6): فرض حج ادا کیجئے!

صاحبِ استطاعت پر حج فرض ہے، اللہ پاک نے اس کی فرضیت بیان کر کے فرمایا:

---

1 ...مسند احمد، جلد:3، صفحہ:266، حدیث:8629۔

وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ﴿۹۷﴾ (پارہ:4، سورۂ آل عمران:97)	ترجمۂ کنزُالایمان: اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

نبی کریم صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے حج ترک کرنے والے کے متعلق فرمایا: چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔(1)

(7): باطنی امراض سے بچیں

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے مُریدوں کو مزید نصیحتیں کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کِذب (یعنی جھوٹ)، فحش (یعنی بے حیائی)، چغلی، غیبت، زنا، لواطت، ظلم، خیانت، ریا، تکبر، داڑھی کتروانے، فاسقوں کے انداز اپنانے اور ہر بُری خصلت سے بچیں۔

جو ان (بیان کی گئی تمام) باتوں کا عامِل رہے گا، اللہ و رسول کے وعدے سے اس کے لئے جنّت ہے۔(2)

اے عاشقانِ رسول! پیرِ کامِل اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے تمام مُریدوں کو یہ نصیحتیں فرمائیں، آیئے! نیت کرتے ہیں، ہم جب تک زِندہ رہیں گے، ان تمام نصیحتوں پر عَمَل کرتے رہیں گے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے سچّے عقائد، مذہبِ حق اہلسنت پر قائم رہنے کی نصیحت فرمائی، نیت کیجئے! ہمیشہ مسلکِ اعلیٰ حضرت پر قائم رہیں گے، بدمذہبوں کی صحبت سے ہمیشہ بچتے رہیں گے، صرف و صرف عاشقانِ رسول ہی کی صحبت اپنائیں گے، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے پانچوں نمازیں پابندی کے ساتھ مسجد میں

1 ...ترمذی، کتاب الحج، صفحہ:223، حدیث:812۔
2 ...حیاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:353تا354ملتقطاً۔

باجماعت ادا کرنے کی نصیحت فرمائی، لہٰذا نیت کیجئے! اِنْ شَآءَاللّٰہُ الْکَرِیْم! ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی بلکہ جماعت بھی نہیں چھوٹے گی، خدانخواستہ اگر کسی کی قضا نمازیں ہیں تو وہ جلد از جلد ساری قضا نمازیں ادا کر لیں، جن کے روزے قضا ہیں، وہ روزے رکھنے کی نیت کر لیں، جن پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے، وہ زکوٰۃ ادا کرنے کی نیت کر لیں، جن پر حج فرض ہوتا ہے، وہ حج ادا کرنے کی نیت کر لیں اور جھوٹ، غیبت، چغلی، ریاکاری، تکبر وغیرہ باطنی بیماریوں سے توسب کو ہی بچنا ہے، ان سے بچنے کی بھی نیت کر لیجئے!

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: نیک اَعْمال

الحمد للہ! عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا، ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دُنیا بھر کے عاشقانِ رسول کو نیک نمازی بننے کے لئے اِصلاح کا جو مدنی نسخہ دیا ہے، یعنی: نیک اعمال، اس میں وہ سارے اعمال شامل ہیں جن کی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے نصیحت فرمائی ہے، اگر ہم امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ نیک اعمال کو مضبوطی سے تھام لیں تو اِنْ شَآءَاللّٰہُ الْکَرِیْم! اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی نصیحتوں کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت ساری نیکیاں کرنے، اپنے کردار میں مثبت تبدیلیاں لانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

یہ نیک اَعْمَال مختلف قسم کے ہیں، اسلامی بھائیوں کے لئے 72 ہیں، اسلامی بہنوں کے لئے 63 نیک اعمال ہیں، جامعۃ المدینہ کے طلبا اسلامی بھائیوں کے لئے 92 ہیں، یُوں سب اپنے مطابق نیک اعمال کا رسالہ حاصِل کریں، روزانہ وقت مقرر کر کے، اس کے خانے پُر کیا کریں، اِنْ شَآءَاللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے زِندگی میں نکھار آئے گا، کردار

اُجلا اُجلا چمکدار ہو جائے گا، نیکیوں میں اضافہ بھی ہو گا، استقامت بھی ملے گی اور اللہ پاک نے چاہا تو دِل میں عشقِ رسول کے چشمے جاری ہوں گے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم!

آیئے! آپ کی ترغیب کے لئے نیک اعمال کی ایک مدنی بہار سُناتا ہوں۔ چنانچہ

مدنی بہار

کراچی کے علاقے نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: ہمارے علاقے کی مسجد میں امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہیں، انہوں نے انفرادی کوشش کرتے (یعنی سمجھاتے) ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو نیک اعمال کا رسالہ تحفے میں دِیا، وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر رسالے میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے، بس نیک اعمال کا رسالہ ان کی زندگی میں انقلاب لے آیا اس کی برکت سے الحمد للہ! ان کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لئے مسجد میں حاضِر ہو گئے اور اب 5 وقت کے نمازی بَن چکے ہیں، داڑھی مبارک بھی سجالی اور نیک اعمال کا رسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔[1]

تُو ولی اپنا بنالے اُس کو ربِّ لَم یَزَل | مَدنی اِنعامات پر کرتا ہے جو کوئی عمل

نوٹ: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں مدنی انعامات کو اب نیک اَعْمَال کہا جاتا ہے۔

ایپلی کیشن کا تعارف

اے عاشقانِ رسول! الحمد للہ! دعوت اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے عوام کی آسانی اور اُمّتِ مصطفٰے کی غمخواری کے لئے موبائل ایپلی کیشن **Online rohani**

[1]...جنت کے طلب گاروں کے لئے مدنی گلدستہ، صفحہ:14۔

آن لائن استخارہ ilaj & istikhara متعارف کروائی ہے۔ اس ایپلی کیشن کی مدد سے آپ ❁ آن لائن استخارہ کرواسکتے ہیں ❁ بیماری، نظرِ بد، جادو، آسیب وغیرہ مسائل کے حل کے لئے فی سبیل اللہ تعویذات حاصِل کرسکتے ہیں ❁ آن لائن کاٹ بھی کرواسکتے ہیں۔

مزید اس ایپلی کیشن میں *– بیماری *– غربت *– غم، پریشانی *– اور آفات و بلیات وغیرہ سے حفاظت کے مختلف اوراد و وظائِف بھی شامِل ہیں۔ اپنے اسمارٹ فون میں یہ ایپلی کیشن ڈاؤن لوڈ کر لیجئے! خود بھی فائدہ اٹھایئے اور دوسروں کو ترغیب بھی دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(1)

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم: جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو اپنے آپ کو ملامت کرے۔(2)

---

(1)... مشکوٰۃ، کتاب: الایمان، باب: الاعتصام، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 175۔

(2)... مسند ابی یعلیٰ، جلد: 4، صفحہ: 121، حدیث: 4915۔

اے عاشقانِ رسول! سونے سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے ❀ سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا، ترجمہ، اے اللہ پاک! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں) ❀ دن کے ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب اور عشا کے درمیان میں سونا مکروہ ہے ❀ دوپہر کو قَیْلُولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے ❀ سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے کچھ دیر سیدھی کروٹ پر سیدھے ہاتھ کو رخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر ❀ سوتے وقت قبر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہوگا سوائے اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہوگا ❀ سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو تہلیل و تسبیح و تحمید پڑھے (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ، اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا ورد کرتا رہے) یہاں تک کہ سو جائے کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اسی پر اٹھے گا ❀ جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْۤ اَحْیَانَا بَعْدَ مَاۤ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ، ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ❀ جب لڑکے اور لڑکی کی عمر 10 سال کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہیے بلکہ اس عمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مردوں کے ساتھ بھی نہ سلایئے ❀ لڑکا جب حدِ شہوت کو پہنچ جائے تو وہ مرد کے حکم میں ہے ❀ نیند سے بیدار ہو کر مسواک کیجئے ❀ رات میں بیدار ہو کر تہجد ادا کیجئے تو بڑی سعادت کی بات ہے۔[1] **فرمانِ مصطفےٰ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: فرضوں کے بعد افضل

---

1 …550 سنتیں اور آداب، صفحہ: 38-40۔

نماز رات کی نماز ہے۔[1]

میں سو جاؤں یا مصطفٰے کہتے کہتے	کھلے آنکھ صَلِّ عَلٰی کہتے کہتے

مختلف سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمائیے اور پڑھئے، سنّتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مانگو آ کر دُعا پاؤ گے مُدَّعا	در کرم کے کھلیں، قافلے میں چلو
ہے نبی کی نظر، قافلے والوں پر	پاؤگے راحتیں قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت

---

[1] ... مسلم، کتاب الصیام، باب: فَضْلِ صَوْمِ الْمُحَرَّم، صفحہ:424، حدیث:1163۔

کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔(1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔(2)

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔(3)

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ

عَلّامہ اَحْمد صاوِی رحمۃ اللہ علیہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے 6 لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔(4)

---

1 ... اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔
2 ... اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔
3 ... قَوْلُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
4 ... اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔

﴿5﴾ قُربِ مُصطفٰے صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام علیہمُ الرِّضوان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے 1 ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قَدْر حاصل کرلی

---

1 ...قَوْلُ البَدِیع، باب اَوَّل، صفحہ: 125۔

2 ...الترغیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکْر والدُّعَا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔

3 ...مَجْمَعُ الزَّوَائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَۃ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (1)

(1)... تاریخ ابنِ عَساکر، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415۔